368

غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

نمبر ۴۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر قاضی اکمل

فی پرچہ ایک آنہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴ | مورخہ ۴ فروری سنہ ۱۹۲۷ء | یوم جمعہ | مطابق یکم شعبان سنہ ۱۳۴۵ھ | نمبر ۶۲

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ العزیز کو سینہ کے درد میں افاقہ ہے۔ اور سردی بھی کل نسبتاً کم محسوس ہوئی

خاکسار حشمت اللہ (۲/۴ ۔ ۱)

حضور شیخ غلام احمد صاحب کی دختر کے رخصتانہ پر دعا کے لئے دار الفضل ہی تشریف لے گئے تھے ؂

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ٹریڈورل میں ایک ماہ کیلئے ابنا تشریف لے گئے ہیں

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کو اب صحت ہے۔ نمونیا ہو گیا تھا۔

مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری عینو والی نہیں گئے تھے بلکہ ضلع جالندہر میں رہے۔

موسم بہار کا آغاز ہو رہا ہے۔ مگر سردی خاصی ہوتی ہے۔

منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر یکم فروری اپنے کام پر تشریف لے آئے ہیں۔ اگلا پرچہ ایڈٹ فرمائینگے ؂

قادیان میں پنچایت کا انتظام چھوڑ دیا گیا۔ سمال ٹون ابھی جاری نہیں ہوا صفائی کی از حد ضرورت ہے۔ گندگی کے انبار لگ رہے ہیں امید ہے کوئی انتظام کیا جائیگا ؂

ایران میں نفوذ احمدیت

ہمارے ایک مبلغ (اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو) ایران میں متعین ہیں۔ آپ نے فی سبیل اللہ زندگی وقف کی ہے۔ اور ان مجاہدین فی سبیل اللہ سے ہیں۔ جو نہ تنخواہ لیتے ہیں نہ خرچ۔ اور اشاعت سلسلہ حقہ میں مصروف کار ہیں۔ آپ کا ایک خط میری نگاہ سے گذرا۔ جو کسی دوست کے نام پرائیویٹ طور پر لکھا ہوا تھا۔ اس کے ایک حصہ کی نقل افادہ ناظرین کے لئے درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

ایران میں بجز ملک کا سکہ رائج نہیں۔ چاندی کے یہاں پانچ سکے رائج ہیں۔ اول شاہی کا جو ایک پیسہ انگریزی کے برابر ہے۔ دوم ستار دو پیسہ۔ سوم قران جس کو یکہزار بھی کہتے ہیں۔ سوا پانچ آنے کا۔ چہارم دو ریال جو دو قران اور ۲۰ کا ہوتا ہے۔ پنجم۔ پنج قرانی۔ جو پانچ قران کا ہوتا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا بہت خوب ہے۔ لوگ موٹے

تانبے اور سُرخ سفید ہیں۔ لباس اچھے سے اچھا پہنتے ہیں۔ بدن کی صفائی کا بہت لحاظ رکھتے ہیں۔ میلے کپڑوں والا کوئی نظر نہیں آتا بجز حمال اور بعض دیہاتی لوگوں کے۔

ہر قسم کا میوہ بجز آم اور کیلہ اور انناس کے وافر ہے بکثرت ملتا ہے۔ اس واسطے لوگوں کو قبض شکم کی شکایت نہیں ہوتی۔ لیکن خوراک ہندوستان کی بہتر ہے۔ سُرخ مرچ کا استعمال بالکل مفقود ہے چٹ پٹے سالن اور شوربے میسّر نہیں ہو سکتے۔ دالوں کا رواج بھی شاذ و نادر کہیں کہیں ہے۔ حلوا اور زردہ اور قسم قسم کی مٹھائیوں کا رواج جیسا ہندوستان کے بازاروں میں ہے وہ اس جگہ نہیں۔ دودھ بہت کم ملتا ہے۔ البتہ موسم بہار میں کسی قدر زیادہ ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کی دودھ کی کڑاہیاں اس جگہ نظر نہیں آتیں۔ البتہ دودھ کی جگہ اس جگہ میوہ جات کی فراوانی نے لے لی ہے۔

سعدی اور حافظ علیہما الرحمۃ کے مزارات ... میں نہیں۔ یہ دونو بزرگوار شہر شیراز میں مدفون ہیں۔ یہاں کے لوگ علی العموم مذہبی نقطۂ نگاہ سے بڑی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔ خلفائے ثلاثہ خصوصاً سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عداوت ان کے رگ و ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اگر ان کو ان کے باپ کا قاتل مل جائے۔ تو اس سے اس قدر بیزار نہیں ہوتے۔ جس قدر کہ حضرت عمرؓ کو خلیفہ رسول ماننے والے سے ہوتے ہیں۔ اگرچہ بظاہر نہیں۔ مگر دلوں میں علی علیہ السلام کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر بلکہ بہت بہتر جانتے ہیں۔ مہدیٔ آخر زمان کو زندہ اور غائب کہتے ہیں۔ ان کے دلوں میں مہدی کی اسقدر عظمت ہے کہ اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ان سے کہے کہ فلاں شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر یا خدا کا ہمسر ہے۔ تو اس بات سے چنداں تعجب نہیں کرینگے۔ لیکن اگر ان کو یہ کہا جائے۔ کہ فلاں شخص مہدی ہونے کا مدعی ہے۔ تو مہدی تسلیم کرنا تو بہت دُور کی بات ہے ایسے دعویٰ کو سُننا بھی ان کے لئے موت سے زیادہ مصیبت کی بات ہے۔ دعویٰ مہدویت کو سُنکر ایسے نیلے پیلے ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کی طبیعت ان کے قابو سے نکل جاتی ہے۔ اور فوراً قتل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اِس عاجز کے تبلیغی اثر سے پچھلے سال دس بارہ ایرانی داخل سلسلہ ہوئے تھے۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل سے اس سال بھی بعض سعید رُوحیں ہدایت پا جاویگی۔

یہاں کے لوگوں نے ملاؤں سے اجازت چاہی کہ اِس عاجز کو قتل کریں۔ مگر ملاؤں نے کہا کہ جانے دو۔ یہ شخص مجنون ہے۔ بعض مجلسوں اور محفلوں میں جب یہ عاجز مباحثات کے لئے جاتا ہے۔ تو بعض اشخاص بندہ کو کہتے ہیں۔ کہ تجھکو ہم نے اس جگہ قتل کرنے کے لئے بُلایا ہے۔ یہ عاجز کہتا ہے کہ الحکم للہ۔ میں قتل ہونے کے لئے طیار ہوں۔ پھر خدا کوئی ایسا سبب بنا دیتا ہے۔ کہ بندہ صحیح و سلامت نکل آتا ہے بازاروں اور گذرگاہوں اور مسجدوں میں بسا اوقات زد و کوب اور کشت و خون کی نوبت آ جاتی ہے۔ مگر جھٹ پٹ خدا ایسی راہ نکال دیتا ہے۔ جس سے نجات مل جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ اور فرمایا بھی کرتے تھے۔ کہ ایک طرف خدا کُتّوں کو اپنے مامورین کے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ اور دوسری طرف ملائکہ کو حفاظت کے لئے بھیجتا ہے۔

جب یہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر چکا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ مُشکلات کے وقت بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز برائے حاجت ادا کر کے سو دو سو دفعہ یا اس سے کم و بیش استغفار اور ایسا ہی سو دو سو دفعہ یا کم و بیش درود شریف پڑھکر خوب دُعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ حاجتوں کو نہیں اٹکا دیگا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔ ٭

اخبار احمدیہ

فیصلہ مکہ جلد منگالو

جلسہ سالانہ پر کئی احباب نے وہ رسالہ طلب کیا تھا۔ جس میں علمائے نجد وغیرہ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق کافر و گمراہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ رسالہ ہمارے پاس موجود ہے۔ ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر جو صاحب چاہیں منگوا لیں۔

پتہ:۔ تشحیذ الاذہان قادیان

قادیان کی آبادی

خدا تعالیٰ کے مامور کی پیشگوئی کے مطابق قادیان کی آبادی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ محلہ دار الرحمت تو حیرت انگیز طریق پر آباد ہُوا ہے۔ اس محلہ میں میاں میراں بخش صاحب شیخ پور (گوجرات) کے دو وسیع مکانات ہیں۔ ایک مکان گیسٹ ہوس کے طور پر حال ہی میں تیار ہُوا ہے۔ حکیم محمد عمر صاحب کا مکان دارالرحمت سے متصل ہی ہے۔ جس کی نسبت یہ ذکر کرنا میں بھول گیا۔ کہ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی کی زیر نگرانی تیار ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان کی تعمیر میں بھی ان کا مشورہ شامل تھا۔ قاضی صاحب عمارت کے خوب ماہر ہیں ٭

شکریہ

میرے نواسے عزیز عبد الواسع کی پیدائش پر میرے بہت سے عزیز بیٹوں اور بیٹیوں کی طرف سے مبارکبادی کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ خانگی مصروفیتوں کی وجہ سے فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ وہ جو ہماری خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے۔

نیز عزیز خلیل احمد کی صحت کے متعلق بھی اکثر خطوط مجھے موصول ہوتے رہتے ہیں۔ خدا کے فضل سے عزیز دن بدن ترقی کر رہا ہے والسلام - والدہ عبد السلام (ابن حضرت خلیفہ اول رضؓ)

درخواست دُعا

شیخ الٰہ بخش صاحب سب انسپکٹر آبکاری کے خلاف فوجداری مقدمہ دائر ہے۔ سب احباب شیخ صاحب کے لئے دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس مقدمہ سے باعزت بری فرمائے۔

(۲) میری بیوی دو ہفتہ سے سخت علیل ہے۔ احباب دعائے صحت بتوجہ خاص فرمائیں۔ محمد عالم از افریقہ۔

(۳) خاکسار کا لڑکا افتخار احمد مڈل کا امتحان دینے والا ہے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا ہو۔ گلاب الدین کلانور

(۴) میرا بچہ عمر ۳ ماہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتا ہے۔ دعا فرمائیں کہ بچہ اور اس کی والدہ کو اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ کریم بخش دہلی

(۵) میری بچی کی صحت کے لئے دعا ہو (فیض احمد منٹگمری)

اعلان نکاح

عزیزم محمد یوسف متعلم گورنمنٹ کالج لاہور ساکن بالوکے کا نکاح مبلغ پانسو روپیہ حق مہر پر مسماۃ رحمت بی بی دختر چوہدری غلام قادر صاحب ساکن ڈڈو والی ضلع گوجرانوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء کو پڑھا۔ عبد اللہ خان۔

(۲) عاجز کی دختر امۃ اللہ بیگم کا نکاح حضور نے خطبہ جمعہ شروع کرنے سے پیشتر میاں محمد رفیق صاحب جالندہری سے بعوض ایک ہزار روپیہ (ایک ہزار روپیہ کے زیور کا وعدہ الگ ہے) پڑھا۔

مشتاق احمد جالندہری۔ قادیان۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے ۱۶ جنوری ۱۹۲۷ء کو پہلا لڑکا دیا ہے۔ جس کا نام حضور نے عبد اللطیف تجویز فرمایا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک اور خادم دین بنائے۔ خاکسار عبد الرحیم پراچہ انہونال

دُعائے مغفرت

برادرم بابو محمد ثناء اللہ صاحب نظامی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ اکھنور کی اہلیہ محترمہ جو چند ماہ سے بیمار تھیں۔ اِس جہان فانی سے مورخہ ۲۸ جنوری کو عالم جاودانی کو رحلت فرما گئیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دُعا فرمائیں۔ مرحومہ ایک مخلص نیک خاتون تھی۔

خاکسار محمد عبد اللہ نظامی احمدی اکھنور علاقہ جموں

(۲) صوبہ سرحد کے ایک گمنام گاؤں میں ہمارا ایک نہایت قابل فرد حمز اللہ خان کا ۱۳ جنوری کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم اپنے گاؤں کے احمدیوں میں بطور شیرو کے تھے غالباً مسیح موعود کی بیعت ۱۹۰۵ء کے قریب کی ہوئی تھی۔ افغانوں جیسی قوم میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ قادیان دارالامان - ۴ فروری ۱۹۲۷ء

احمدی جماعت توجہ کرے کہ چرچ انحطاط کی طرف جا رہا ہے

(نوشتہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مقیم لنڈن)

چرچ آف انگلینڈ نے حال میں ۱۹۲۷ء کی آفیشل ایئر بک شائع کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے بعض عجیب و غریب کوائف اور حالات کا پتہ لگتا ہے۔ ہمارے دفتر دعوت و تبلیغ میں اس قسم کی کتابیں موجود رہنی چاہئیں۔ اس سرکاری اور مصدقہ کتاب میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سال ۱۹۲۵ء میں بپتسمہ لینے والوں کی تعداد میں ۱۴۰۰۰ کی کمی ہوئی۔ پادریوں کی تعداد میں دن بدن کمی ہو رہی ہے۔ اور چرچ آف انگلینڈ سالانہ ساڑھے چھ سو پادریوں کی ضرورت کا اعلان کرتا ہے۔ پہلے کی نسبت قریباً پانچ ہزار پادری کم ہیں۔ اخبارات اس کو

طمانچہ بر مذہب

کہہ اُٹھے ہیں۔ اور ایک خاص چٹھی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دیہاتی حلقوں میں بھیجی گئی ہے۔ جس میں یہ اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ لڑائی سے پہلے تخمیناً ۲۱ ہزار پادری چرچ آف انگلینڈ کے حلقہ میں کام کرتے تھے۔ اور آج پانچ ہزار کی کمی ہے۔ پہلی تعداد ہی غیر مکتفی تھی۔ اور اب اور بھی ناکافی ہو گئی ہے۔ اس سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ چرچ کو کس قدر فکر اپنی پوزیشن کو قائم رکھنے کا ہے۔ اور عیسویت کے سہارے کے لئے وہ پادریوں کی ایک اور فوج بھرتی کرنا چاہتا ہے۔ مگر یہ بھی واقعہ ہے کہ یہ مذاق دن بدن کم ہو رہا ہے۔ یہاں کے دانشمند لوگ کہہ اُٹھے ہیں کہ

ہم دہریوں کی قوم بن رہے ہیں۔ ان کو صحیح ایمان اب صحرا میں اللہ اکبر اور انشاء اللہ کی آوازوں میں نظر آنے لگا ہے۔

یہ کس چیز کے ثمرات اور برکات ہیں؟ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۱۹۲۴ء میں یہاں آتے ہیں۔ اور اس کے بعد ۱۹۲۵ء میں حالات میں یہ تبدیلی واقع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور ۱۹۲۶ء میں تعمیر مسجد کی توفیق مل جاتی ہے۔ پادریوں نے محسوس کر لیا ہے کہ اب انشاء اللہ احمدیت اس کو نگل جائیگی۔ اور لوگ اس طرف متوجہ ہونگے۔ اس اثر کے روکنے کے لئے وہ مختلف قسم کی تدابیر میں لگے ہوئے ہیں۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ ان کی تجاویز اور تدابیر کا اظہار کر دوں تا کہ وہ ہوشیار نہ ہو جائیں۔ لیکن میں جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اب ضرورت ہے کہ یہاں کے مبلغین کی تعداد کو بہت بڑھایا جاوے اور رسالہ ریویو کو کم از کم دس ہزار شائع کیا جاوے۔ کم از کم تین سال کے لئے اس تجویز پر عمل کرو کہ دس ہزار کاپی اس کی شائع کرو۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ۱۹۳۰ء تک یہاں ایسی جماعت اللہ تعالیٰ کھڑی کر دیگا۔ جو یہاں کے مشن کو خود بخود ہندوستان سے

کوئی مدد لئے بغیر چلا سکے۔ یہ ہو جانے والی بات ہے ہو کر رہیگی۔ لیکن بہتر ہو کہ ہم اس وقت کو بہت قریب لانے کے لئے ایک دفعہ پوری ہمت سے کام لیں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

زلزلۂ عظیمہ کی پیشگوئی

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد — جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر اور مرغزار
آئیگا قہرِ خدا سے خلق پر اک انقلاب — اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے — کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر — نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن — صبح کر دے گی انہیں مثلِ درختانِ چنار
ہوش اُڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس — بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی — راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں — سُرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس — زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں — آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس — اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہیگی بے خطا — کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بُردبار

یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی

آپ جنگِ عظیم کی تباہکاریوں پر ایک نظر ڈالیں۔ امریکن سفیر متعینہ لنڈن کے جمع کئے ہوئے شمار و اعداد حسب ذیل ہیں

عنوان	تعداد مقتولین	شدید زخمی	خفیف زخمی	اسیر اور لاپتہ
اتحادی فوج	۶۹ لاکھ	۳۴ لاکھ	۸۵ لاکھ	۳۶ لاکھ
جرمنی وغیرہ	۳۰ لاکھ	۳۸ لاکھ	۵۴ لاکھ	۱۳ لاکھ

ڈیلی ہیرلڈ نے ملکوار جو فہرست مرتب کی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس جنگ میں ۹۸ لاکھ انسان مارے گئے۔ ۲ کروڑ کے قریب زخمی ہوئے۔ اور ۸۰ ارب پونڈ کا مالی نقصان ہوا۔

لفظی طور پر نقصانات کا شمار نہایت آسان ہے۔ لیکن اگر عملی طور پر ان نقصانات کے اندازہ کی ضرورت ہو۔ تو کہنا چاہیئے۔ کہ اگر ایک شخص ہر روز ایک لاکھ روپیہ سمندر میں پھینکے اور وہ یہ عمل برابر ۴۲ ہزار سال تک جاری رکھے۔ تو اس عمل سے دنیا کو مالی نقصان اسی قدر ہوگا جس قدر جنگِ عظیم کی بدولت ہوا۔ اسی طرح اگر ایک شخص ہر روز ایک ہزار آدمیوں کی گردن مارے اور ۲ ہزار آدمیوں کو زخمی کرے اور برابر ۲۸ سال تک یہ سلسلہ جاری رکھے تو اس قدر لاشیں اور مجروح ہم پہنچیں گے۔ جس قدر جنگِ عظیم نے پہنچائے ہیں۔

---

۵ خداتعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت کا ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیئے جس کی طرف سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالہا اشارہ کرتی ہے لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔

مشاہدات عرفانی

یا

لنڈنی چٹھی

نمبر (۱۸)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مبارکباد میں آپ کو آپ کی خوش قسمتی اور سعادت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ جو سالانہ جلسہ کی برکات سے حصہ لینے کی صورت میں آپ کے رفیق حال ہوئی۔ میں جانتا ہوں۔ کہ احباب قدیم میں سے اکثر جو اس مبارک تقریب پر جمع ہوئے ہونگے۔ وہ الحکم سٹریٹ سے گذرتے وقت اپنے خادم قدیم کی یاد کی جھلک بھی ضرور محسوس کرتے ہونگے۔ ان کی اس یاد کا اثر ایام جلسہ میں بھی یہاں محسوس کرتا تھا۔ اور میں بیان نہیں کرسکتا۔ کہ قلب مضطر پر اس وقت کیا گذرتی تھی۔ اگر زندگی باقی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلد سے جلد کوچہ محبوب میں حاضر ہونے کی توفیق کی دعا خود بھی کرتا ہوں اور احباب سے بھی درخواست کرتا ہوں۔

شکر گذاری میں نے الفضل کے ذریعہ بعض تحریکات کی تھیں۔ ایک یہاں کے نو مسلمین کے لئے نماز کی کتاب کا چھپا کرنا تھا۔ میں نے دو سو کاپیوں کے لئے لکھا تھا۔ میرے محترم بھائی صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب نے بیس کاپیاں لے کر بھیجدی تھیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ باقی کاپیوں کے لئے بھی احباب توجہ کریں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ہمارا پبلک قومی تحریکوں کو کامیاب بنانے کے لئے مستعدی سے کام نہیں لیتا۔ انسان بار بار سننے اور توجہ دلانے کا محتاج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا۔ کہ میری کتابوں میں مضامین کا تکرار ہوتا ہے۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ انسان بعض وقت کسی اور خیال سے پڑھ جاتا ہے۔ اور اس کی پوری توجہ اس پر نہیں ہوتی۔ جب بار بار پڑھتا ہے۔ تو ؎

گوش زدہ اثرے دارد

نتیجہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی کتابوں میں اور قرآن مجید میں یہ روح نمایاں ہے۔ اس لئے اس کا نام ذکر بھی ہے۔ پھر ہمارے اخبار نویس کیوں اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ جب تک ایک تحریک کامیاب نہ ہو اس کو ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ میرا الحکم میں یہی طریق تھا۔ اور میں اس کی طرف سے بھی توجہ دلاتا ہوں۔ نماز کی کتاب کی دو سو کاپیاں پوری کردی جاویں۔ اس کے علاوہ لیسرنا القرآن اور قرآن مجید بھی کچھ یہاں ہونے ضروری ہیں۔ اس کے لئے میں قرآن مجید چھاپنے والوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ کچھ کچھ کاپیاں دیدیں۔ یہ ان کے لئے بابرکت ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

دوسری اور بہت بڑی تحریک میں نے ریویو انگریزی کے لئے دس ہزار خریداروں کی کی ہے۔ اور اس کے لئے سو انفرادی اور سو انجمنوں کا مطالبہ کیا۔ جو ایک ایک سو خریدار عطا کریں۔ میری اس تحریک پر کرمی احیاء الدین صاحب نے (خدا تعالےٰ ان کو اسم بامسمیٰ بنادے۔ آمین) بذریعہ تار اسی تحریک کو لبیک کہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی ہمت اور سعی کو مشکور فرماوے اور باقی ۹۹ اور احیاء الدین پیدا کرے۔ جماعت چک ۳۲ جنوبی سب سے پہلی جماعت ہے جس نے اس مقصد کے لئے ایک سو روپیہ دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو اس تحریک میں بہ حیثیت جماعت سابق بالخیرات بنادیا ہے۔ میں ان سب دوستوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دعا کرتا ہوں ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار او باروحالی او جنت شود پیدا

میرے دوستو! یار کو پانے کی یہی راہ ہے۔ آج خدا تعالےٰ کو یہی قربانی عزیز ہے۔ کہ اشاعت سلسلہ کے لئے جو کچھ تم سے ہوسکے اس میں فرق نہ کرو۔ مغربی قومیں نیازمندی کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے موافق حلقہ اسلام میں آئیں گی اور بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈھینگے۔ مگر اس کے لئے تم کو موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ ان ایام کو قریب کردو۔ دارالامان کے ساکنین کیطرف سے میں ایک سو رسالوں کی آواز سننے کا منتظر ہوں۔ انصار اللہ کی طرف دیکھتا ہوں۔ جماعت کا ہر فرد انصار اللہ میں داخل ہے۔ لیکن انصار اللہ کی وہ جماعت جس کو ایک وقت اپنے اخلاص اور وفا کے لئے ہدف ملامت ہونے کی سعادت ملی۔ اسی سعادت کو جو رفیقان قدیم ہونے کی ہے۔ کیوں قائم رکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پس انصار اللہ اٹھیں اور ایک سو خریدار پیدا کردیں۔

میں نے سو انجمنوں سے دس دس رسالوں کے لئے گذارش کی تھی۔ ان میں سب سے پہلے انجمن [illegible] نے لبیک کہا ہے جس کا میں اوپر ذکر کرچکا ہوں۔ بعض دوستوں کو پرائیوٹ طور پر بھی میں لکھتا رہتا ہوں۔ میرے کرم اور محترم بھائی سیٹھ اسماعیل آدم صاحب نے بمبئی سے ایک رسالہ کی خریداری کا سردست آرڈر بھیجا ہے۔ اور یہاں کے ایک زیر تجویز ریڈنگ روم کی مد میں ایک پونڈ روانہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان تمام دوستوں کو اپنے فضلوں اور برکات کا وارث بنادے۔ میں ان کا خصوصیت سے اس لئے شکر گذار ہوں۔ کہ ان کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے مجھ کو بھی حصول ثواب کا موقعہ دیا۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔

ہمارے احمدی ممبران کونسل

میں کرمی چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اور پیر اکبر علی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ملک اور قوم کی خدمت کے لئے آگے بڑھنے کا موقعہ دیا۔ اور وہ کونسل میں منتخب ہوگئے۔ کرمی چوہدری عبد الرحمٰن خاں صاحب آف داہیوں کی کامیابی خصوصیت کے ساتھ مسرت آمیز ہے۔ میں ان کو اور چوہدری فیروز خاں صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ ایسا ہی میں ان تمام بزرگوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جو گو احمدی نہیں۔ مگر احمدی جماعت نے ان کی کامیابی کے لئے حصہ لیا۔ میں سب کے ناموں سے اس وقت تک واقف نہیں۔ مگر نواب سر ذوالفقار علی خاں صاحب بالقابہ جو میرے محترم مخدوم نواب محمد علی خاں صاحب قبلہ کے برادر اصغر ہیں۔ اور کرمی چوہدری شہاب الدین صاحب کو بھی ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ان سب دوستوں اور بزرگوں سے میں جائز طور پر ایک درخواست کرتا ہوں۔ کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کبھی انعام اور کوثر کے ملنے پر انسان کے فرائض اور ذمہ داریوں میں بعض قربانیاں لازمی ہوتی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر فرض۔ وہ اپنی اپنی جگہ خدا تعالےٰ کا شکر کرتے ہونگے۔ مجھے یقین ہے۔ مگر میں پبلک طور پر ان سے ایک چھوٹی سی قربانی کی درخواست کرتا ہوں۔ ممکن تھا۔ کہ ان کی مساعی کامیاب نہ ہوتیں۔ اور ان کا وقت اور خرچ جو اس پر ہوا رائیگاں چلا جاتا اور شماتت الگ۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان سب باتوں سے ان کو محفوظ رکھا۔ اس لئے اس نعمت کے شکریہ میں کیا وہ اپنے دُور افتادہ بھائی کی درخواست کو رد کردیں گے؟ کہ

(۱) کرمی پیر اکبر علی صاحب۔ اپنے دوستوں سے (جنہوں نے ان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں اس مقابلہ میں کی ہیں) ایک سو رسالوں کی مفت اشاعت کا انتظام کردیں۔ یقیناً وہ ایک سو سے زیادہ دوست رکھتے ہیں۔

(۲) کرمی چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے بھی یہی درخواست ہے۔

(۳) چوہدری شہاب الدین صاحب پر خدا تعالےٰ نے بڑے بڑے فضل کئے ہیں۔ وہ ایک سو نہیں ایک ہزار رسالہ خود خرید کر کے مفت تقسیم کرسکتے ہیں۔ اور ان کو اپنے انتخاب کے لئے پہلے بھی اور اس سال بھی کوئی زحمت مقابلہ کی بھی اٹھانی نہیں پڑی۔ اس لئے میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ کم از کم دو سو رسالوں کے لئے اپنی جیب پر ہاتھ ماریں۔ یہ دو سو رسالے ایک سال کے لئے یورپ میں اشاعت اسلام کے کام میں دو سو مشنری کا کام کریں گے۔

(۴) سر نواب ذوالفقار علی خاں صاحب بالقابہ سے مجھے ذاتی طور پر نیاز حاصل نہیں۔ لیکن تماشائے اہل کرم دیکھنے کے لئے نیاز و آشنائی کی ضرورت نہیں۔ میں اگر غلطی نہیں کرتا

تو عرفانی کو یہ عزت اور مسرت حاصل ہے۔ کہ اس مقابلہ میں اس کے بیٹے عزیزم مکرم شیخ محمود احمد صاحب کو حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نگاہ لطف نے موقعہ دیا۔ کہ وہ کام کرے۔ اور اگر عرفانی ہندوستان میں ہوتا۔ تو یقیناً یہ سعادت اس کے حصہ میں بلا واسطہ آتی۔ مگر اب بھی اس سعادت میں اپنے بچے کے ذریعہ الحمد للہ شریک ہے۔ نواب سر ذوالفقار علی خاں صاحب کو مختلف قومی تحریکوں میں حصہ لینے کے بارہا موقعے ملے ہونگے۔ مگر میں انہیں ریویو کی اشاعت کے لئے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ایک سال کے لئے کم از کم دو سو رسالے خرید کریں۔

(۵) مکرمی چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب آف ... اپنے دوستوں سے اور خود ایک سو رسالوں کے جاری کرانے کا انتظام کر دیں۔

یہ رسالے یورپ اور امریکہ میں سال بھر مختلف لائبریریوں اور ایسے اشخاص کو بھیجے جائیں گے۔ جہاں اسلام کی اشاعت کا شوق پیدا ہو سکے۔ دو سو رسالوں کی خریداری کوئی ایسی چیز نہیں کہ ان کے لئے موجب مسرت نہ ہو۔

میں اخبار کے ذریعہ اس درخواست کو بھیجکر تماشائے اہل کرم دیکھتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دین کو بلند کرنے کے لئے سوال ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ یہ آواز سننے والے کانوں اور سوچنے والے دل پر پڑیگی۔ واللہ الموفق۔

ایک اور نیک تحریک

انگلستان اور زیادہ الفاظ میں یورپ کو وقتی ضروریات اسلام اور مذہب کی طرف لا رہی ہیں۔ میں نے اپنی کسی پہلی چٹھی میں یہاں کی بعض تحریکوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ایسا ہی میں ان مشکلات پر بھی روشنی ڈال چکا ہوں۔ جو اشاعت اسلام کی راہ میں بعض لوگ پیش کرتے تھے یا کرتے ہیں۔ منجملہ ان کے عورتوں کی بڑھی ہوئی آزادی ہے۔ مگر اب اس مادر پدر آزادی کے متعلق ایک سمجھدار اور فہیم طبقہ مستورات میں بحث شروع ہو چکی ہے۔ اور بعض عورتوں نے یہاں کی عورت کی موجودہ روش پر پبلک تقریروں کے سلسلہ اور اخبارات میں اس پر تبادلہ خیالات کی رو بھی پیدا کر دی ہے۔ ابھی حال میں ایک رسالہ ایکٹریس نے اپنے تجربہ کی بناء پر اپنی تقریر میں جو اس نے مردوں کے جلسہ میں کی ہے۔ ڈانسنگ کو ایک بیماری قرار دیا ہے۔ اور وہ عورتوں کے موجودہ لباس ان کے بال تراشی پر بھی اعتراض کرتی ہے اور عورتوں کو دراز دامن لباس کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ بات بظاہر نہایت معمولی کہی جا سکتی ہے۔ مگر تحریک کی حیثیت سے اور یورپ کے طرز تمدن کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ اخبارات میں اس پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ ایسے موقعہ پر لباس کے قرآنی فلسفہ اور اسلام کے اصولی لباس پر اگر بحث کی جاوے اور ان پر توجہ دلائی جاوے تو یقیناً مفید ہو گر تحریریں سنجیدہ اور سلجھی ہوئی ہوں۔

یورپ اور عورتوں کا لباس

رومن کیتھولک چرچ عورتوں کے لباس کے غیر مشروع ہونیکے متعلق بڑی جد و جہد کر رہا ہے۔ حال میں پوپ نے جو احکام اس کے متعلق نافذ کئے ہیں۔ اس سے ایک عام تحریک پیدا ہو گئی ہے وہ کوتاہ دامن لباس کا مخالف ہے۔ اور اس نے ایسا لباس پہن کر آنے والی عورتوں پر بعض مذہبی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ عورتیں خصوصاً عیسائی اور کیتھولک عورتیں مذہب کی بہت پابند ہیں۔ انہوں نے پوپ کے احکام پر لمبے دامن کے لباس شروع کر دیئے ہیں۔ اس طرح غیر ساتر لباس ترک ہو رہا ہے۔ اس قسم کی تحریکات کسی بہتر مستقبل کی امید دلا رہی ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ اس وقت اور ان حالات سے فائدہ اٹھایا جاوے۔ اور اسلامی لباس اور پردہ پر بہترین مضامین لکھے جاویں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ غیب سے ایسی تحریکوں کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ کہ ان سے ہم بہت بڑا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایسے مواقع سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو بہت افسوس ہوگا۔

بائیبل کا عشرہ کاملہ

یہاں کے اخبارات اور طباع عجیب عجیب دیدہ ریزیاں کرتے رہتے ہیں۔ ابھی یہاں کے ڈیلی ایکسپریس اخبار میں ایک شخص نے بائیبل کے دس بڑے آدمیوں کی ایک فہرست شائع کی۔ جس میں عہد جدید اور عہد قدیم کے دس بزرگوں کو ترتیب وار پیش کیا۔ عہد جدید کے بڑے آدمیوں میں سے اس نے پولوس کو سب سے اول نمبر پر رکھا۔ دوسرے ہی دن ایک اور بڑے مسیحی مصنف نے جو اپنی تصنیفات کے باعث شہرت یافتہ ہے۔ اس پر ایک تنقیدی نظر کر کے ایک جدید فہرست پیش کی۔ اور اس نے عہد جدید میں پولوس کو سب سے آخری درجہ دیا۔ اس شخص کا نام الگزینڈر اردن ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ پولوس کی فضیلت کی صرف یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ اس نے اگسٹائن اور لوتھر جیسے آدمی پیدا کئے۔ مگر ڈاکٹر الگزینڈر کہتا ہے کہ دنیا کو لوتھر کی ضرورت ہی نہ تھی۔ وہ کشت و خون کا حامی تھا۔ اور باوجود خود ایک کان کن کا بیٹا ہونے کے وہ غرباء کا طرفدار نہ تھا۔ اس کی ساری زندگی ان کی مخالفت میں گذری ہے۔ لوتھر کہتا ہے۔ کہ "ایک شہزادہ عبادت کی بجائے دہقانوں کے قتل سے باسانی جنت میں جا سکتا ہے" پس جو شخص ایسے انسان پیدا کرتا ہے۔ وہ کسی فضیلت کا مستحق نہیں۔ علاوہ بریں اردن کہتا ہے کہ:-

"میں سمجھتا ہوں۔ پولوس کا اثر براہ راست لوتھر جیسے آدمی کے قلب پر تھا۔ مگر یہ واقعہ ہے۔ کہ پولوس کا مذہب اور یسوع مسیح کا مذہب بالکل جدا جدا ہے"

یہ عجیب و غریب بحث کئی دن تک برابر جاری رہی ہے اگر مجھے موقعہ مل سکا۔ تو میں اس پر کسی قدر تفصیل سے لکھونگا انشاء اللہ۔ مگر اس بحث سے سر دست یہاں کی عیسائی دنیا میں ایک نئے باب کا افتتاح ہوا ہے۔ اور اس طرح پر مصنفین اناجیل کی ذاتی وقعت اور حیثیت بھی معرض بحث میں آگئی ہے چنانچہ جس شخص نے اس بحث کا آغاز کیا ہے۔ اس نے مصنفین اناجیل میں سے صرف یوحنا کا نام لیا ہے۔ باقی کو کوئی درجہ ہی نہیں دیا۔ اور ڈاکٹر الگزینڈر اردن نے متی کو کچھ وقعت نہیں دی سوائے مسیح کے حواریوں میں سے کسی کو کوئی حیثیت دی ہے۔ یہ بحث بہت دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے۔ اگرچہ ہندوستان میں عیسائیت اب ناکام ہو رہی ہے۔ لیکن یورپ کی یہ جدید تحقیقات اور ابحاث عیسائیت پر ایک اور ضرب لگائیں گی۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ کا نکاح

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ آریہ صاحبان حضرت رسول خدا صلعم اور حضرت عائشہ رضؓ کے نکاح پر اس لئے دریدہ دہنی سے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ کی عمر بوقت نکاح صرف نو سال تھی۔ اس اعتراض کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ آریہ دھرم میں بھی دیا ہے۔ جہاں حضور نے ڈاکٹر مون صاحب مشہور محقق کی تصنیف سے اور دیگر ڈاکٹری تحقیقاتوں سے اس امر کو ثابت کیا ہے۔ کہ گرم ملکوں میں عورتیں آٹھ یا نو برس کی عمر میں شادی کے لائق ہو جاتی ہیں۔ اور یہ تحقیقاتیں اس قدر مشہور ہیں۔ کہ کسی دانا پر مخفی نہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہوا۔ جس کا جواب اس موجودہ روشنی کے زمانہ میں بھی واقعات کی رو سے ثابت نہ ہوا ہو۔ چنانچہ پچھلے سال بمبئی کی ایک ۱۱ سالہ لڑکی کی تصویر شائع ہوئی ہے۔ جو کہ بمبئی دیک میں لی گئی۔ اس لڑکی کی گود میں ایک بچہ بھی ہے۔ جس کی عمر ۹ مہینہ ہے۔ اور تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ کہ اس لڑکی کو جو لڑکا پیدا ہوا جبکہ اس کی عمر صرف دس سال تھی۔ ایک بچہ زندہ ہے۔ جو کہ بالکل تندرست ہے۔ یہ ۱۱ برس کی عمر والی ماں اپنے بچہ کو بمبئی دیک میں لے کر آئی تھی۔ جہاں اس کی اور اس کے بچے کی تصویر لیکر شائع کی گئی۔ میرے پاس بھی یہ تصویر موجود ہے۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں۔ وہ ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۲۹ ... کے تصویر ایڈیشن ... پر دیکھ سکتے ہیں۔

(خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ رائے سینا۔ دہلی)

شذرات

اہل حدیث کی مفتریات

تازہ اہل حدیث (۲۸ جنوری) میں قادیانی مشن کے عنوان سے ایڈیٹر صاحب اہل حدیث نے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی ایک نظم کا مصرعہ ؎ تھم گئیں اولیاء ظل ہیں اولیا لیکر پہلے تو اُسے بگاڑا ہے۔ اور ظل ہیں کی میم پر ضمہ دکھایا ہے۔ پھر اس پر حسب معمول تمسخر اُڑایا ہے۔ ہم نے اسی وقت الفضل کا فائل دیکھا ہیں تو اس پرچے میں ہیں پر کوئی ضمہ نظر نہیں آیا۔ اور نہ ہی سے پھر دفتر میں جس قدر فائل تھے اور متفرق پرچے وہ بھی اکثر دیکھے کوئی ضمہ نہ تھا۔ معلوم نہیں دفتر اہل حدیث میں ضمہ کیونکر پڑ گیا بہرحال ایک دیانتدار ناظر کے لئے سیاق و سباق کلام پڑھ جانے کے لئے کافی ہے۔ کہ تم پر ضمہ نہیں۔ کہ اس کے معنے اہانت کرنیوالا لئے جائیں۔ کیونکہ عقل بھی کچھ چیز ہے۔ اگر قرآن مجید کی کسی آیت میں کوئی لفظ غلط چھپ جائے۔ تو اس بنا پر اس کے معنے کر کے اعتراض جمانا مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک بھی درست نہ ہو گا۔ چنانچہ یہ فقرہ لکھ کر "صحیح یا غیر صحیح کے ہم ذمہ دار نہیں۔ اپنے ضمیر کی آواز کو دبانا چاہا ہے اخباروں میں آئے دن غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اگر مولوی صاحب یہ جانتے ہوئے بھی کلام سیاہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ تو انہیں استغفار کرنا چاہیئے۔ انہیں اہل حدیث ہی سے یہ مسئلہ سمجھا دیا جائیگا الفضل میں تو یہ بات ہے بھی نہیں۔ یعنی الفضل کی تمام موجودہ دفتری کاپیوں میں ہم پر ضمہ نہیں ہے ۔

نامہ نگار ہست گو

اسی طرح اہل حدیث کے ایک نامہ نگار ہیں۔ غلام احمد خان بگٹی نام آپ سنہ ۱۹۰۷ء میں قادیان آنا بیان کرتے ہیں۔ اور سب سے پہلا افترا تو یہ کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود مسجد نماز کے لئے تشریف نہیں لاتے تھے۔ حالانکہ حضور مسجد میں نماز باجماعت کے غایت درجہ پابند تھے۔ اور مسجد مبارک حضور کے مکان کے متصل ہی تو ہے جسے نشست گاہ قرار دے دیا ہے۔ دوم لکھا ہے کہ آپ گدی پر تکیہ لگا کر بیٹھ گئے۔ حالانکہ حضور انور کا یہ طرز نشست ہرگز نہ تھا۔ سوم۔ منارۃ المسیح کے بعد بالا خانہ کو چڑھ کر ایک سامنے کو ٹھڑی میں آنا یہ بیان نامہ نگار کے قادیان میں آنے کو مشتبہ بنا رہا ہے۔ چہارم۔ نامہ نگار نے یہ دکھایا ہے کہ حضور نے پہلے تو فرمایا۔ میں ہی ایک نبی ہوں۔ اور پھر فرمایا کہ ممکن ہے۔ اور بھی ہزار ہا نبی اس اُمت میں پیدا ہو جائیں۔ یہ یقیناً سراسر افترا ہے۔ حقیقۃ الوحی میں اس مسئلہ کو کھول کر بیان فرمایا ہے۔ وہاں حضور یا بجزم یہ اعلان فرماتے ہیں کہ نبی کا نام صرف مجھ ہی دیا گیا۔ اور کوئی صلحاء میں سے اس اُمت میں مستحق نہ تھا۔ پھر اس کے خلاف جو روایت کرے۔ وہ جھوٹا ہے۔ واللہ اعلم۔ نامہ نگار پہلے وہ حوالہ حقیقۃ المسیح سے بقید صفحہ و سطر دکھائے۔ جو اہل حدیث میں ان "وہ دنگ کا ناز" میں دیا ہے:- "جو مجھے نبی نہیں مانتا۔ وہ میری نہیں بلکہ قرآن و رسول اللہ کی توہین کرتا ہے۔ تاقوہین ہے"

(اہلحدیث ۲۸ جنوری)

احمدیوں کے بچے احمدی ہیں

جب ہندوؤں کے بچے ہندو۔ زرتشتیوں کے زرتشتی۔ یہودیوں کے بچے یہودی۔ مسلمانوں کے بچے مسلمان سمجھے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ احمدیوں کے بچے احمدی نہ سمجھے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے کل ایک مجلس میں ارشاد فرمایا۔ کہ بعض لوگوں نے ان الفاظ میں اپنا حال بیان کر کے بیعت کی ہے کہ ہمارے والد بزرگوار بڑے مخلص احمدی تھے۔ اب ہم بڑے ہوئے تو احمدیت کی خبر ہوئی۔ اس لئے احمدی ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ والدین کا یہ خیال تھا۔ کہ جب تک بچہ نابالغ اور چھوٹا ہے وہ کسی مذہب میں نہیں۔ بڑا ہو کر جو مذہب چاہے۔ اختیار کرے حالانکہ دستور یہ ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ کہ بچے کا وہی مذہب ہے۔ جو اس کے والدین کا ہے۔ ہاں بچہ بڑا ہو کر اگر دلائل کی بناء پر اس مذہب کو چھوڑنا چاہے تو چھوڑ دے۔ مگر یہ نہیں کہ بلوغ و رشد کی عمر تک وہ کسی مذہب میں نہ سمجھا جائے۔ ہر احمدی والدین کا فرض ہے۔ کہ وہ بچے کو جہاں زبان سکھلاتے وقت اور چیزوں کے نام بتاتے ہیں۔ وہاں اسے یہ بھی بتلائیں۔ کہ وہ احمدی مذہب کا مسلمان ہے۔ اور یہ بات اس کے ذہن نشین کر دیں یہ درست نہیں کہ جب تک وہ بیعت نہ کرے۔ احمدی ہی نہیں۔

دعوتوں میں کھانا کھلانے کا کوئی طریق مقرر ہونا چاہیئے

دعوتوں میں کھانا کھلانے کے متعدد دستور ہیں۔ ایک تو انگریزی طریق ہے۔ وہ تو اعلیٰ سوسائٹیوں میں مروج ہے۔ اس کے لئے بہت سا سامان چاہیئے۔ دوسرے وہ عام طور پر چل بھی نہیں سکتا۔ دوسرا ہمارا ملکی دستور ہے۔ اس میں کئی ایک نقص ہیں۔ بڑی بڑی دعوتوں میں شہروں والے تو یوں کرتے ہیں کہ تین چار گھنٹہ وقت مقرر کر دیتے ہیں کہ اس دوران میں جو آئے۔ کھانا کھاتا جائے۔ اس طرح پر کھانے کھلانے والے دونو اطمینان سے رہتے ہیں۔ مگر وہ چہل پہل اور برکت نظر نہیں آتی۔ دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ مہمانوں کو الگ کمرے میں بٹھایا جاتا ہے۔ اور ایک کمرے میں کھانا چن دیا جاتا ہے۔ اور پھر وہاں بُلا لیا جاتا ہے۔ یہ اہل ثروت کے ہاں ہو سکتا ہے مگر کھانا اس طرح ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور بعض اور نقص بھی ہیں۔ تیسرا طریق ہے۔ کہ لوگوں کو آمنے سامنے بٹھا کر کھانا رکھنا شروع کرتے ہیں۔ مگر اس طرح تمام کھانے رکھتے رکھتے اکثر اوقات بہت سا وقت گذر جاتا ہے۔ کھانا ٹھنڈا ہونے کے علاوہ ضائع بھی ہوتا ہے۔ کھانا رکھنے والے ناتجربہ کار اور کم ہوں۔ تو ایک دو مہمانوں کے کپڑے بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ چوتھا طریق یہ مروج ہے کہ پہلے ایک کھانا رکھ دیتے ہیں۔ اور بسم اللہ ہو جاتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دوسرے کھانے لاتے ہیں۔ لیکن وقت پر دوسری اشیاء بہم نہ پہنچنے سے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ عجب گڑبڑ پڑتی ہے۔ اور بعض ایسی بے ترتیبیاں ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیل غیر ضروری ہے۔ چونکہ ہم میں کھانوں کی بہم رسانی کا کوئی رواج نہیں۔ اس لئے بعض اوقات تو پہلے کھانے ہی کو آخری سمجھ لیا جاتا ہے۔ کھانا رکھنے میں یہ دستور بہت عمدہ ہے۔ کہ ہر چہار مہمانوں کے سامنے پر اقسام رکھ دیا جائے تاکہ وہ ضرورت کے مطابق اس سے دست خود و دیگر خود پر غافل ہوں۔ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اسی مجلس میں دھلانا بہت قبیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوسرے کے سامنے دانتوں کی صفائی اور کلی کی جائے۔ اس کا الگ انتظام چاہیئے۔ غرض سب نقصوں کو دیکھ کر ان کی اصلاح کر کے ایک دستور العمل مقرر ہو جائے۔ تو بہتر ہے ۔

نظام دکن اور ہندو اخبار

چند روز ہوئے یہ خبر اُڑا دی گئی۔ کہ حضور نظام دکن نے جسٹس کیشو راؤ جج ہائیکورٹ حیدر آباد دکن کو عہدہ سے برطرف کر دیا ہے اس پر ہندو اور آریہ اخبار بلا تحقیق رائے زنی کرنے لگے۔ اور ایسے ایسے کلمے زبان قلم پر لائے۔ کہ مذہبی جنون سے متاثر ہو کر الگ کر دینا اگر ظلم نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ حیدر آباد کے ہندو اس نادر شاہی سے بیزار ہیں۔ "دیکھیئے اب گورنمنٹ ہند کیا کارروائی کرتی ہے" پرتاپ لاہور نے بھی بہت شور مچایا اور نازیبا الفاظ کہے۔ مگر جسٹس کیشو راؤ مندرجہ ذیل بیان شائع کرتے ہیں۔ "میری علیحدگی کو سوامی شردھانند کے جلسہ یا کسی اور چیز کو تعلق نہیں بلکہ میری توسیع مدت ختم ہے۔ میری جگہ گرداور راؤ صاحب کا تقرر ہوا۔" نظام کی توجہ [illegible]

خطبہ نکاح

میرا نکاح مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۶ء کو جناب امام علیہ السلام نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ حضور نے جو خطبہ پڑھا۔ اسے میں نے حتی الوسع حضور ہی کے الفاظ میں لکھ لیا۔ اور اب اس کی ایک نقل اشاعت خیر اور تحریک دعا کے لئے آپ کی خدمت میں برائے اندراج اخبار الفضل ارسال کرتا ہوں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے آیات نکاح کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ رقیب استعمال کیا ہے۔ رقیب کے معنے نگران کے بتلائے جاتے ہیں۔ مگر نگران کے لئے عربی میں ایک اور لفظ شاہد بھی ہے۔ یوں تو تمام زبانوں کے لئے اس کو بطور کلیہ مانا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک لفظ ایک خاص ہی مفہوم کے لئے موضوع ہوتا ہے۔ اور اسی زبان میں بالکل اسی مفہوم کے لئے اور کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ مگر عربی میں تو یہ بات صریح طور پر ثابت ہے۔ پس لفظ رقیب کے معنے صرف نگران یعنی شاہد کے نہیں ہو سکتے۔ شاہد تو اسے کہتے ہیں۔ جو کسی عمل کے ہو چکنے کے بعد اس کے نتائج کا گواہ ہو۔ رقیب اسے کہتے ہیں۔ جو اعمال مبادی کا اس خیال سے نگران ہو۔ کہ عمل کرنے والا ایک خاص طریقے پر چلے۔ اور اس طریقے سے علیحدہ نہ ہو۔ لفظ رقیب کا اردو میں استعمال ان معنوں پر خوب روشنی ڈالتا ہے۔ اردو میں رقیب ایک معشوق کے دو عاشقوں کو کہتے ہیں کیونکہ ہر عاشق معشوق کی دوسروں کے ساتھ روش کو اس خیال سے تاڑتا رہتا ہے۔ کہ اس کی محبت میرے سوا کسی اور سے نہ ہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں رقیب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں دو شعلے محبت کے پیدا کر رکھے ہیں ایک محبت روحانی کا شعلہ جس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے دل میں ایک تڑپ لگی رہے۔ جب تک وہ ایک بے رو جو مکمل ہستی کے ساتھ تعلق پیدا نہ کرے۔ یہ گویا محبت کا شعلہ ہے۔ دوسرا شعلہ محبت مجازی کا ہے جس سے غرض یہ ہے۔ کہ انسان اپنی بیوی سے محبت کر سکے۔ تا کہ نسل قائم رہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عاشق زار ہستیاں دنیا میں ہمیشہ پیدا ہوتی رہیں۔

بیاہ کے موقعہ پر چونکہ محبت مجازی کا تقاضا پورا ہو کر یہ شعلہ ٹھنڈا ہو جانے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ڈر ہوتا ہے کہ کہیں دوسرا شعلہ یعنی شعلہ عشق الٰہی بھی سرد نہ پڑ جائے۔ پس اللہ تعالیٰ میاں اور بیوی دونوں کو اور دونوں کے رشتہ داروں کو بتا اور جتا دیتا ہے کہ میں رقیب ہوں۔

خاوند کو گویا کہ یہ فرماتا ہے کہ میں رقیب ہوں تمہاری بیوی صرف تمہاری ہی محبت کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ اس کا اصل مدعا میری محبت ہے۔ اسی طرح عورت کو (جس میں رشک کا مادہ زیادہ ودیعت کیا گیا ہے) اللہ تعالیٰ جتا دیتا ہے۔ کہ میں تم دونوں کا رقیب ہوں نہ تمہیں شایاں ہے۔ کہ میرے سوا کسی اور کی محبت میں محو ہو جاؤ۔ اور نہ خاوند ہی کے متعلق تمہاری یہ خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ اس کی محبت صرف تمہارے ہی لئے ہو۔ بلکہ وہ بھی ہمارا ہی بندہ ہے۔ اور اس کو بھی صرف ہمارا ہی عاشق ہونا چاہیئے۔

خاکسار نذیر احمد۔ ہیڈ ماسٹر احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں

سینتالیس زبانوں میں جلسہ

(از جناب مفتی محمد صادق صاحب)

دوران جلسہ میں عاجز راقم نے ایک جلسہ منعقد کرایا تھا جس میں تائید سلسلہ میں ۴۷ مختلف زبانوں میں مختلف احباب نے تقریریں کی ہیں۔ اب بعض دوست بذریعہ خطوط تقاضا کر رہے ہیں۔ کہ اس جلسہ کی مفصل رپورٹ درج اخبار کی جائے۔

ایک ایسا جلسہ پچھلے سال عاجز نے مسجد اقصےٰ میں بصدارت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ منعقد کیا تھا۔ اس کی غرض صرف یہ تھی۔ کہ معلوم ہو جائے۔ کہ قادیان میں مختلف زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد کتنی ہے۔ وہ جلسہ کے دن نہ تھے۔ اور اس وقت ۲۶ مختلف زبانوں میں تقریریں ہوئیں۔ لیکن اس دفعہ یہ انتظام جلسہ میں کیا گیا۔ جس میں باہر کے احباب بھی شامل ہو سکے۔ اس واسطے ۴۷ مختلف زبانوں میں تقریریں ہوئیں دراصل انتظام پچاس کے لئے ہو چکا تھا۔ لیکن تین دوست بسبب بعض وجوہات وقت پر تشریف نہ لا سکے۔ تقریر کرنے والے احباب کے نام بمعہ اس زبان کے جس میں انہوں نے تقریر کی۔ درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام	زبان
	چودھری ابو الہاشم صاحب	صدر جلسہ
(۱)	عبداللہ ارہ آف کردستان	کردی
(۲)	محمد بریل صاحب آف سندھی	سندھی
(۳)	شیخ فتح محمد صاحب	ڈوگری
(۴)	مسٹر میکبن (عبدالرحمٰن نو مسلم)	پہاڑی کانگڑی
(۵)	مولوی فضل محمد صاحب	بلوچی
(۶)	حافظ محمد عمر صاحب	سنسکرت
(۷)	شیخ غلام فرید صاحب	سوریلی
(۸)	حسن خان صاحب آف اوڑیسہ	اوڑیہ
(۹)	عبدالحی صاحب	برہمی
(۱۰)	حافظ محمد احسان صاحب	کڈھی (مارشیس)
(۱۱)	محمد شفیع صاحب اسلم	ملکانہ
(۱۲)	محمد عاصم صاحب	بنگالی نظم
	منشی مطیع الرحمان صاحب	” نثر
(۱۳)	ملک لال خان صاحب	چھتیس گڈھی
(۱۴)	شیخ محمود احمد صاحب	عربی
(۱۵)	منشی خادم حسین صاحب	فارسی
(۱۶)	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب	ترکی
(۱۷)	احسان سامی حقی۔ شامی	فرانسیسی
(۱۸)	ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب	عبرانی
(۱۹)	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی	کچھی
(۲۰)	” ” ”	گوجراتی
(۲۱)	مسٹر راجہ محمود احمد صاحب جنجوعہ بیرسٹر ایٹ لا	انگریزی
	و ملک منظور الٰہی صاحب	”
(۲۲)	صاحبزادہ عبدالوہاب صاحب	اردو
(۲۳)	مولوی غلام احمد صاحب اختر بہاولپوری	ریاستی
(۲۴)	مسٹر سیدیو آف سماٹرا	کردمو
(۲۵)	مسٹر عزیز شریف آف جاوا	فرنچ
(۲۶)	محمد نور آف ملایا	ملایا
(۲۷)	ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب	گورکھی
(۲۸)	مولوی عبداللہ صاحب	ملیالم
(۲۹)	عبدالواحد صاحب	بلوچی
(۳۰)	مسٹر مہین	تامل
(۳۱)	مسٹر یوسف	گلگتی
(۳۲)	مسٹر جندہ آف جاوا	جاوی۔ لوکو
(۳۳)	عبدالواحد صاحب	کشمیری
(۳۴)	خواجہ معین الدین صاحب	مرہٹی
(۳۵)	مولوی عبدالسلام صاحب تبتی	تبتی
(۳۶)	مولوی ارجمند صاحب	افغانی
(۳۷)	سید حسین صاحب	کانڑی
[illegible]	[illegible]	تاگو
(۳۹)	مولوی ظہور حسین صاحب	روسی
(۴۰)	ڈاکٹر فضل الدین صاحب	یوگنڈا
(۴۱)	مولوی عبدالرحیم صاحب نیر	پوربی

(۴۲) مغربی افریقین زبان — ہوسا
(۴۳) " " " — یوروبا
(۴۴) " " " — فینٹی
(۴۵) احمد الدین صاحب زرگر — جانگلی
(۴۶) خواجہ محمد علی صاحب — ہرہی
(۴۷) رحیم بخش صاحب — منڈی دیسی

یہ امر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ کہ قادیان جیسے گاؤں میں جہاں کی پنجابی زبان بھی سلیس نہیں سمجھی جاسکتی۔ اور جہاں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے ابتدائی دنوں میں صحیح طور پر اردو بولنے والے بھی نہیں مل سکتے تھے۔ وہاں آج اس قدر مختلف زبانوں کے بولنے والے عالم موجود ہیں۔ حضرت مسیح اوّل کے حواریوں کے تذکرہ میں یہ بات بطور معجزہ کے بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ مختلف زبانیں بولنے لگے تھے لیکن ان کی زبانوں کی تعداد عبرانی۔ یونانی اور لاطینی سے آگے نہیں بڑھتی لیکن یہ معجزہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں میں اپنے پورے زور اور کمال کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ اور ہنوز اسی کا اظہار روزانہ ترقی میں ہے۔ اس جلسہ کے تیسرے دن تقریر کرنے والے اصحاب کے فوٹو بھی لئے گئے تھے۔ وہ فوٹو اب تیار ہوگیا ہے۔ اور یہ بھی تجویز ہے کہ اس جلسہ کی کاروائی کو بمعہ فوٹو کے ایک دو ورقہ کی صورت میں شائع کیا جائے۔ فوٹو سے عکسی تصویر کا بلاک بنوانے کے لئے مدراس لکھا جاچکا ہے ۞

بَرَکاتُ المسیح الموعود

فدایت اے مسیحائے محمدؐ جان با عجازے
کہ زخم از دست تو پنہاں بخود صد مرہمے دارد

خدا کے نبی اور رسول خدا کی رحمت اور برکت کے مجسم نمونہ ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے مظہر تھے اس وما ارسلناک الا رحمۃ للعٰلمین کے ارشاد کے مصداق ہوکر تمام دنیا کی اقوام اور افراد کے لئے خدا کی رحمت کے بے نظیر نمونہ ہیں۔ آپ کی فطرت میں رحمت اور دلسوزی حلم اور شفقت کمال [illegible] آپ نے اپنے خطرناک سے خطرناک دشمنوں اور خون کے پیاسوں کے لئے بھی باوجود مقدرت اور قدرت انتقام کے درگذر اور چشم پوشی اور عفو سے ہی کام لیا۔ اور اپنے عزیز دل اور

اپنے متعلقین اور ارادتمندوں سے جو حسن سلوک اور محبت اور رأفت کے نمونے ظہور میں آئے۔ ان کی تو حد و شمار ہی نہیں۔ حضور بچوں کی تادیب کے لئے بھی اگر دعا ہی زور دیتے اور اسکول کے بچوں کی شکایت پر جب سنتے کہ استاد نے مارا ہے۔ تو انہیں بھی یہی ہدایت فرماتے کہ بچوں کو مارنے کی جگہ ان کی اصلاح اور تربیت دعاؤں پر زور دینے سے زیادہ مفید ہوسکتی ہے۔ لیکن ایک عجیب واقعہ جو اپنے اندر ندرت کا رنگ رکھتا ہے۔ میرے لڑکے محمد حسین کے متعلق ظہور میں آیا۔ اور چونکہ اس واقعہ سے حضور کی رحمت اور برکات کا اعجاز ظہور ہوا تھا۔ اس لئے اس کا ذکر کرتا ہوں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ میرا لڑکا محمد حسین نام اسکول میں پڑھتا تھا۔ ایک دن یہ اتفاق ہوا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم گوجرانوالہ تم لاہوری جو صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی تھے۔ ان کا لڑکا اسکول میں پڑھتا تھا۔ دونوں بچے آپس میں لڑ پڑے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو زدوکوب بھی کی۔ شیخ صاحب کے لڑکے نے حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور جاکر شکایت کی کہ مجھے محمد حسین نام لڑکے نے مارا ہے۔ میں اب لاہور جاتا ہوں۔ میں یہاں قادیان کے اسکول میں نہیں پڑھتا۔ حضرت اقدس نے اُسے روک لیا۔ اور اس کی دلجوئی کے لئے محمد حسین کو بُلا کر حضور نے سمجھایا۔ اور تادیب کے طور پر خفیف سا ایک تھپڑ بھی مارا۔ مجھے کسی نے اس واقعہ سے اطلاع دی۔ اور بتایا کہ حضور نے تیرے لڑکے کو شیخ صاحب کے لڑکے کی خاطر اور دلجوئی کے لئے کچھ مارا بھی ہے۔ میری بے وقوفی اور ناسمجھی کہ میرے دل میں فوراً یہ خیال آیا۔ کہ حضور نے شیخ رحمت اللہ چونکہ بڑا آدمی تھا۔ اس کا لحاظ کیا ہے۔ اور میں چونکہ غریب اور شیخ صاحب کے بالمقابل ادنیٰ حیثیت کا تھا۔ اس لئے میرا لحاظ نہ فرمایا۔ حالانکہ غریب کی خاطرداری اور امداد کرنی ضروری تھی۔ کچھ اس قسم کے الفاظ تھے۔ جو اپنے اندر سوء ادب کا رنگ رکھتے تھے۔ میرے ان الفاظ سے کسی صاحب نے حضرت اقدس کو بھی اطلاع دے دی۔ کہ غلام حسین رہتاسی نے حضور کی نسبت ایسے ایسے الفاظ زبان سے نکلے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ میاں غلام حسین تین سال تک باہر رہیں۔ اور تین سال کے گذرنے پر وہ یہاں واپس آسکتے ہیں۔ میں نے تعمیل ارشاد کی غرض سے باہر تین سال گذار کر خدا کے فضل سے واپس دارالامان میں حضور کے قدموں میں آگرا۔ حضور نہایت شفقت اور تپاک سے پیش آئے اور میرے حق میں دعا فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کے فضل اور حضور کی دعا سے میرے اس وقت چھ لڑکے ہیں

جن میں سے پانچ تو برسر روزگار اور معززانہ حیثیت میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ اور ایک دینی تعلیم میں مشغول ہے۔ اور پانچ پوتے ہیں۔ اور میرا بڑا لڑکا محمد حسین نام کہ جسے حضور نے تادیب کے طور پر خفیف سا تھپڑ مارا تھا۔ وہ اس وقت بیرسٹرایٹ لاء ہے۔ اور صدہا روپے ہرماہ کماتا ہے خدا کے فضل سے دارالامان قادیان میں حضور کی برکت سے ہمارے سکونتی مکان بھی بن گئے ہیں۔ لیکن شیخ رحمت اللہ صاحب کی نسبت جو کچھ ظہور میں آیا۔ وہ دنیا پر پوشیدہ نہیں ہم بعض مجذوب اور مست اولیاء کی نسبت سنا کرتے تھے کہ مستانہ فقیر جسے کچھ لاٹھی یا تھپڑ مارتے ہیں۔ ان کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ سو ہمارا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تھپڑ سے بیڑا پار کر دیا۔ اور ہم پر وہ برکتیں نازل ہوئیں۔ کہ جن کا شکریہ تازیست محالات سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ نمونہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرز پر ظاہر ہوا۔ کہ آپ نے ایک تقسیم غنیمت کے موقع پر بعض دنیا داروں کو مال سے حصہ دیا اور عشرہ بار کو باوجود بار بار توجہ دلانے کے کچھ نہ دیا۔ پھر آخر میں بتایا۔ کہ غرباء ایمان کے پختہ ہیں۔ ان کو نہ بھی مال ملے۔ تو بھی وہ ایمان میں پختہ رہتے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ مال نہ ملنے پر ٹھوکر کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کا شکر ہے۔ کہ اس کے فضل سے ہمیں ابتلاء کی حالت میں بھی استقامت رہی۔ اور ایمان میں پختہ رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اس ایمانی برکت سے خدا نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا۔ کہ جس کے شکریہ سے دل اور جان عاجز ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۞

خاکسار (چودہری) ملک غلام حسین رہتاسی مہاجر۔ قادیان

آج کل کے مولویوں کے فتاویٰ

سید محمد عبد المجید صاحب احمدی منصوری نے ہمارے پاس علماء کا ایک فتویٰ بھیجا ہے۔ جس میں یہ اقرار موجود ہے کہ ہم نے جو فتویٰ اس سے پہلے دیا اور اس پر دستخط کئے تو مضمون پڑھا نہیں تھا بلکہ یونہی دستخط کر دیئے تھے۔ چنانچہ مولوی ضیاء احمد صاحب مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا اسعد اللہ کے فرمانے پر دستخط کر دیئے تھے۔ اور مولوی اسعد اللہ صاحب لکھتے ہیں "جس مضمون پر دستخط کئے تھے۔ وہ میں نے پڑھا نہیں تھا" یہ حالات کیسے شرمناک ہیں کہ دین کے ستون بننے والے مولوی کسی امر پر غور کرنا تو درکنار اسے پڑھنے [illegible] اور دستخط کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک کسی مسلمان کو کافر قرار دینا ایسا ہی معمولی بات ہے۔ جیسا کہ [illegible] حضرت مسیح موعود کے متعلق کیا تھا ۞

برادران! اداءِ زکوٰۃ کی طرف توجہ کرو

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی ادائیگی ہر ایک مسلمان صاحب نصاب پر ایک فرض قرار دی ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔ فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین۔ (سورہ توبہ آیت ۱۲) یعنی اگر کفار توبہ کر لیں۔ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اس آیت شریفہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان تین باتوں میں سے کسی ایک بات کا تارک بھی مسلمان نہیں ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید شدید فرمائی ہے۔ کہ ہر ایک صاحب نصاب کو اپنی زکوٰۃ امام وقت کے حضور میں پیش کرنی چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ صدقات و زکوٰۃ کا روپیہ بھی یہاں (قادیان دارالامان) آنا چاہیئے۔

دفتر ناظر بیت المال نے زکوٰۃ کے فارم جماعتوں میں اس سال تین دفعہ ارسال کئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہر ایک دفعہ رسالہ زکوٰۃ ارسال کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک اگر کسی جماعت کو رسالہ زکوٰۃ یا فارم زکوٰۃ نہیں پہنچا ہے تو وہ بذریعہ ڈاک طلب فرمالیں۔ اصل یہ ہے۔ کہ اس جماعت کے لئے جو کہ حقیقی طور پر شریعت اسلامیہ پر عامل ہے۔ ارکان اسلام کی پابندی کی طرف سب سے زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ اس اعلان کے ذریعہ جماعتوں کو یہ بھی تاکید کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ زکوٰۃ جیسے اہم امر کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ ہر ایک صاحب نصاب احمدی سے باقاعدہ زکوٰۃ وصول کریں اور ارسال فرمادیں۔

(نیاز مند عبد الغنی ناظر بیت المال)

جلسہ سالانہ میں گھی مہیا کرنیوالی جماعتیں

ذیل میں ان جماعتوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء کے لئے گھی ارسال کیا ہے۔ میں اس شکریہ کے ساتھ یہ اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ یہ گھی زمیندار جماعتوں سے آیا ہے۔ اور اس وقت فصل ربیع کی آمد ہو رہی ہے۔ اس لئے جماعتوں کے عہدہ داروں کی خدمت میں تاکیدی گذارش ہے۔ کہ وہ براہِ مہربانی اپنا فیصلہ بہت جلد سے جلد سمجھ کر اپنے اپنے بجٹوں کے پورا کرنے کے لئے پوری سعی فرمادیں۔ تاکہ سالانہ بجٹ میں کمی نہ رہے۔ ضمناً دیگر جماعتوں کو بھی پھر یاد دلا دینا چاہیئے۔ کہ ماہ جنوری ۲۷ء میں چندہ عام جس میں چندہ ماہواری و حصہ آمد اور چندہ متفرقات شامل ہے۔ ۳۰ جنوری تک بہت کم جماعتوں سے چندہ آیا ہے۔ اور اس کی نسبت میں نے الگ خطوط بھی ارسال کئے ہیں۔ ہر ماہ اس قسم کی یاد دہانی برابر اور کثرت سے جماعتوں کو کی جاتی ہے۔ حالانکہ ادنیٰ توجہ سے وقت پر رقم بھیجنے سے یہ یاد دہانی کا کام بہت کم ہو سکتا ہے۔

ذیل میں جلسہ سالانہ پر گھی بھیجنے والی جماعتوں کے نام درج ہیں۔ جن احباب نے گھی دیا ہو۔ اور اس فہرست میں ان کا نام نہ ہو۔ وہ ضرور مطلع فرمادیں۔

چانگڑیاں۔ چک ۹۶ علی پور۔ کوٹ رحمت خاں بانگٹ ڈیوچے چوہدری سردار خاں صاحب بھاگا۔ پریم کوٹ۔ لائلپور۔ گوکھووال چک ۲۷۶۔ کھیوہ چک ۱۳۶۔ چک ۹ پنیار۔ چک ۳۶۔ چک ۹۸۔ چک ۹۹۔ شیخ پور۔ چک سکندر۔ تھال۔ داتہ۔ بالاکوٹ۔ چک ۳ نگری۔ چک ۵۵ محمود پور۔ چک ۳۰ احمد یانوالہ۔ کریام۔ جالندھر چھاؤنی۔ راجوری۔ مرزا خان صاحب چک ۱۲ اشمالی۔ چوہدری عبد المالک صاحب نائب تحصیلدار رہتک۔ چوہدری میراں بخش صاحب گجرات۔ ملک ظہور الدین صاحب مرتیاں چک ۱۳۰۔

(نیاز مند عبد الغنی۔ ناظر بیت المال)

ہر ماہ کی بیس تاریخ کو چندہ آنا ضروری ہے

جماعتوں کو معلوم ہے۔ کہ دفتر بیت المال خصوصاً شہری جماعتوں کو اس بات کی طرف ایک عرصہ سے توجہ دلا رہا ہے۔ کہ ہر ایک ماہ کی بیس تاریخ تک ہر ایک جماعت کا چندہ خزانہ بیت المال میں داخل ہونا چاہیئے۔ اور یہ تاریخ جماعتوں کے لئے انہی کی مقرر کردہ ہے۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ ابھی اکثر جماعتیں اس پر عامل نہیں۔ اس واسطے اخبار کے ذریعہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جماعتوں کو یاد رہنا ضروری ہے۔ کہ ہر ایک شہری جماعت کا چندہ ہر ایک ماہ کی بیس تاریخ تک داخل ہونا چاہیئے۔

میں بیرونی ممالک کی جماعتوں کو بھی اطلاع کرتا ہوں۔ کہ ان کے چندے بھی اس تاریخ کو داخل ہونے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ گذارش ہے۔ کہ بیرونی ممالک کی جماعتیں تفصیل بھی ساتھ ہی بھیجا کریں۔ بعض جماعتوں کا روپیہ تو مل جاتا ہے۔ مگر تفصیل دیر سے ملتی ہے۔ پس روپیہ اور تفصیل ساتھ ہی مل جانی چاہیئے۔ والسلام۔

(نیاز مند۔ عبد الغنی ناظر بیت المال)

بیت المال کا ضروری اعلان

میں نے بارہا جماعتوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ روپیہ ارسال کرتے ہوئے کوپن یا بیمہ میں تفصیل بھی ساتھ ہی درج کریں۔ تاکہ فوراً روپیہ داخل خزانہ کر کے رسیدات جاری ہو سکیں۔ بعض جماعتیں روپیہ ارسال کر کے لکھتی ہیں۔ کہ تفصیل بعد میں دی جاویگی۔ لیکن باوجود دفتر سے یاد دلانے کے تفصیل نہیں آتی۔ اس واسطے مجبوراً روپیہ بلا تفصیل میں رکھا جاتا ہے۔ کوپن پر یا بیمہ میں یہ لکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ ان کا روپیہ کس جماعت کے حساب میں جمع کیا جاوے۔ اگر کوئی نوٹ نہ ہوگا۔ تو ان کی جماعت کے کھاتہ میں رقم جمع نہ ہوگی۔ اور اس طرح باوجود رقم ارسال کرنے کے بجٹ میں شمار نہ ہوگی۔

(نیاز مند عبد الغنی ناظر بیت المال)

معاونین جرائد سلسلہ

(سن رائز)

(۱) جناب عبد العظیم صاحب احمدی سیکرٹری احمدیہ سلاہیڑے۔ بوانہ سیکھوالہ ضلع سیالکوٹ نے ایک خریدار دیا ہے (۲) جناب رسالدار محمد یعقوب خان صاحب (ریٹائرڈ) اسسٹنٹ سرجن کیمبل پور نے چار خریدار بہم پہنچائے ہیں۔ (۳) جناب بابو احمد جان صاحب نے اس ہفتہ پانچ خریدار سن رائز کے واسطے اور تین خریدار ریویو کے واسطے دیئے ہیں (۴) جناب زین العابدین صاحب کلکتہ نے ایک خریدار سن رائز کے واسطے دیا ہے (۵) جناب سید فخر الاسلام صاحب اوورسیر چکوال ایک خریدار سن رائز اور ایک خریدار ریویو کے واسطے دیتے ہیں (۶) جناب شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس کراچی سات خریدار سن رائز کے واسطے دیتے ہیں۔ (۷) سراج الدین صاحب کمپاؤنڈر سمندری باغ بلوچستان ایک خریدار دیتے ہیں۔ (۸) جناب مولانا سید علی احمد صاحب بھاگلپور نے تین خریدار دیئے ہیں۔ ریویو کے واسطے دو خریدار۔ (۱۰) جناب غلام حیدر صاحب خانی۔ وزیرستان نے دو خریدار بہم پہنچائے ہیں (۱۱) میاں احیاء الدین صاحب متعلم ہائی سکول پشاور نے اس وقت تک چھبیس خریدار بہم پہنچائے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں (۱۲) جناب کرم الٰہی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کرم پورہ۔ واربرٹن ضلع گوجرانوالہ دس روپیہ سن رائز کے واسطے امداد کا وعدہ کرتے ہیں (۱۳) جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد۔ دکن نے ایک خریدار ریویو انگریزی اور ایک خریدار سن رائز کا دیا ہے۔ (۱۴) جناب شمس الدین صاحب موٹرڈرائیور قادیان نے چار خریدار سن رائز کے واسطے دیئے ہیں (۱۵) جناب خلیل الرحمٰن صاحب سب ڈپٹی مجسٹریٹ جہانگیری۔ بنگال نے نمبر ۱۵ اور خریدار اس ہفتہ میں مہیا فرمائے ہیں (۱۶) جناب مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب نیر م

فہرست نومبایعین

بعد از جلسہ سالانہ تا ۱۸ جنوری ۱۹۲۷ء

۴۳۲ - ولی محمد صاحب — ضلع شاہ پور
۴۳۳ - مسمات دین فاطمہ — بنوں
۴۳۴ - سراج الدین صاحب — ضلع سیالکوٹ
۴۳۵ - اللہ داد صاحب — گوکھووال
۴۳۶ - محمد خان صاحب نمبردار — ضلع گجرات
۴۳۷ - مالی خاں صاحب — امرتسر
۴۳۸ - فضل الدین صاحب سابق کالو — شیخوپورہ
۴۳۹ - منشی ردالی حکیم — جالندھر
۴۴۰ - بابو محمد عرب صاحب — سندھ
۴۴۱ - فتح علی صاحب — ضلع سرگودھا
۴۴۲ - سہمت تیلی — " جالندھر
۴۴۳ - مراد بخش صاحب ٹیلیماسٹر — لاہور
۴۴۴ - فیروز الدین صاحب — ریاست جموں
۴۴۵ - حیاتو صاحبہ — " "
۴۴۶ - کریم بخش صاحب — " "
۴۴۷ - عبد اللہ صاحب — " "
۴۴۸ - سکینہ صاحبہ — " "
۴۴۹ - شہاب الدین صاحب — " "
۴۵۰ - فقیر صاحب — " "
۴۵۱ - امیر علی صاحب — " "
۴۵۲ - وسیم النساء صاحبہ — بنگال
۴۵۳ - ایک صاحب — آگرہ
۴۵۴ - مسمات زینب صاحبہ — ضلع ہوشیارپور
۴۵۵ - مسمات نذیر بی بی صاحبہ — " "
۴۵۶ - غلام حسن صاحب مدرس — ضلع ڈیرہ غازیخاں
۴۵۷ - ایک صاحب — از بھیرہ
۴۵۸ - محمد خاں صاحب — ضلع میانوالی
۴۵۹ - جلال شاہ صاحب — ضلع گجرات
۴۶۰ - زوجہ جلال شاہ صاحب — " "
۴۶۱ - ہمشیرہ " " " — " "
۴۶۲ - والدہ " " " — " "
۴۶۳ - حاکم خاں صاحب — " "
۴۶۴ - سید محمد اکرام صاحب — " "
۴۶۵ - حسین شاہ صاحب — " "
۴۶۶ - مسمات سکینہ صاحبہ — ضلع شاہ پور
۴۶۷ - چوہدری محبوب عالم صاحب — حیدرآباد سندھ
۴۶۸ - رولدا صاحب — ضلع گورداسپور
۴۶۹ - علی اللہ صاحب — " ہزارہ
۴۷۰ - چوہدری نبی بخش صاحب — " سرگودھا
۴۷۱ - صالح بی بی صاحبہ — " "
۴۷۲ - اللہ دین صاحب — ریاست جموں
۴۷۳ - والدہ بشارت علی صاحب — ضلع سیالکوٹ
۴۷۴ - ہدایت احمد صاحب — حیدرآباد دکن
۴۷۵ - مسمات پناہ بی بی صاحبہ — ضلع گجرات
۴۷۶ - مسمات زینب بی بی صاحبہ — " "
۴۷۷ - مستری اللہ دین صاحب — " شاہ پور
۴۷۸ - محمد اکبر صاحب — حیدرآباد۔ دکن۔

(نوٹ) اس سے پہلے کا نمبر شمار جو ۴۳۱ ہے وہ جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے ہیں۔ ان کے نام دفتر میں موجود ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۲۵ جنوری ۱۹۲۷ء

۴۷۹ - سید شمس العارفین صاحب — چھاؤنی جالندھر
۴۸۰ - ولی محمد صاحب — ریاست پٹیالہ
۴۸۱ - آمنہ بیگم صاحبہ — ضلع لاہور
۴۸۲ - ابراہیم صاحب — سرگودھا
۴۸۳ - شیر افضل صاحب — ضلع پشاور
۴۸۴ - رحمت علی صاحب — ضلع سیالکوٹ
۴۸۵ - بہاول الدین صاحب — " "
۴۸۶ - بدر الدین صاحب — چھاؤنی جالندھر
۴۸۷ - محمد حسن علی صاحب — بنگال
۴۸۸ - محمد فیض الدین صاحب — "
۴۸۹ - اہلیہ چوہدری محمد حنیف صاحب — ضلع لائلپور
۴۹۰ - عزیزہ بی بی صاحبہ — " "
۴۹۱ - بختاور صاحبہ — ضلع جھنگ
۴۹۲ - اللہ دین صاحب — گجرات
۴۹۳ - زینب بی بی صاحبہ — "
۴۹۴ - سیمرن خاتون " — بنگال
۴۹۵ - بیگھی صاحبہ بابو شکر الہی صاحب — ضلع گوجرانوالہ
۴۹۶ - چوہدری شاہ محمد صاحب — " سیالکوٹ
۴۹۷ - " محمد اسماعیل صاحب — " "
۴۹۸ - بشیر احمد صاحب — لاہور
۴۹۹ - عبد الواحد صاحب — ضلع گجرات
۵۰۰ - حکیم عبد اللہ صاحب — " جالندھر
۵۰۱ - عبد الرحمن صاحب — "

(خاکسار محمد یار اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

عظیم الشان بشارت

احمدی جماعت کو مبارک ہو کہ قرآن پاک کا مستند ترجمہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے

آج احمدی جماعت سے حضرت مولانا المکرم مفسر قرآن جناب مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی علمی فضیلت مخفی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول و ثانی کی صحبت بابرکت نے مولانا موصوف کی علمیت کو اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ ترجمہ ایسے مستند عالم کی قلم سے ہوا ہے۔ گذشتہ تراجم میں جس قدر خرابیاں تھیں۔ اس ترجمہ نے ان کی کماحقہ تلافی کر دی ہے۔ جماعت میں جس قدر ایک مستند ترجمہ کی ضرورت تھی۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ الحمد للہ کہ مولانا المکرم کے اس ترجمہ نے جماعت کی ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اور اس کے لئے جماعت احمدیہ جس قدر بھی اللہ کریم کا شکریہ ادا کرے کم ہے۔ ہدیہ۔ بلا جلد ۸ر۔ مجلد کپڑا للعہ ر

(چرمی جلد آرڈر آنے پر ولایتی طرز ہر قسم کی ہمارے اپنے کارخانہ جلد سازی میں تیار ہو سکتی ہے)

محمد اسماعیل محمد عبد اللہ تاجران کتب قادیان

نیٹ بھرا بین (رجسٹرڈ) (اشتہارات)

کم سننے کان بڑوں یا بچوں کے بہنے۔ بہرے۔ بھاری پن۔ شور۔ سنسناہٹ آواز میں بھنے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی صحت دنیا پر صرف ایک اکسیر اور بیخطا دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کراماتی ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ منگوانے پر محصولڈاک معاف۔ بادشاہی منجن۔ مسوڑوں سے خون جانے۔ درد۔ پانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی چار آنہ۔ دھوکہ بازوں اور ٹھگوں سے ہشیار رہو۔ مرض وغیرہ کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھیئے۔ پتہ

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی

گریجوایٹ اور میٹریکولیٹ کی ضرورت

ملک کو اب نہیں ہے۔ بلکہ عام طور پر صنعت و دستکاری جاننے والوں کی ضرورت ہے۔ اور خاص طور پر بجلی کا کام کرنے والوں کی۔ اس لئے اس سکول کے تعلیم یافتہ دو ہزار سالانہ آمدنی تک پہنچ گئے ہیں جنکی فہرست اور پراسپکٹس اس سکول سے مفت مل سکتی ہے۔ المشتہر

پرنسپل سکول آف اپلائڈ الیکٹریسٹی سکول بجلی کپورتھلہ

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط صاحب سول سرجن بہادر

نوٹ: قیمت پانچ روپے (صہ) تریاق چشم رجسٹرڈ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ)

گڑھی شاہدولہ صاحب۔ گجرات پنجاب

حب اٹھرا کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب ومقبول ومشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۸ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوائے بینی تولہ کے حساب سے روپیہ (عہ) لیا جائیگا

پتہ

عبد الرحمن کاغانی رحمانی قادیان پنجاب

بے اولادوں کو اولاد

(پینتیس سال کی تجربہ شدہ دوائی)

اگر آپ بے اولاد ہیں۔ اگر آپ حصول اولاد کی خاطر سینکڑوں روپیہ برباد کر کے مایوس ہو گئے ہیں۔ تو آئیں اس عجیب الاثر دوائی کو استعمال کر کے قدرت خدا کا ملاحظہ کریں۔ یہ دوائی مکرمہ والدہ صاحبہ کی پینتیس سال کی تجربہ شدہ ہے۔ اور اس دوران عرصہ میں اس دوائی کے حیرت انگیز اثر نے خدا کے فضل سے سینکڑوں بے اولاد عورتوں کو با اولاد کر دیا ہے۔ نمونہ کے لئے چند عورتوں کے نام ملاحظہ ہوں۔ جو اس دوائی کو استعمال کر کے آج کئی بچوں کی مائیں ہیں (۱) اہلیہ فضل دین صاحب ڈوگر موضع کھارا۔ ان کو بارہ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس دوائی کے استعمال سے چار بچوں کی ماں ہے (۲) اہلیہ منشی امیر محمد صاحب سابق ملازم احمدیہ سٹور قادیان۔ ان کو عرصہ سات سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس دوائی کے استعمال سے وہ پانچ چھ بچوں کی ماں ہے۔ (۳) بہنت احمد علی صاحب وکیل ساکن گوجرانوالہ۔ ان کو بارہ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ والدہ صاحبہ کے علاج اور اس عجیب الاثر دوائی کے استعمال سے ان کے ہاں اولاد ہوئی۔ قیمت دوائی کی تاکہ ہر امیر و غریب فائدہ اٹھا سکے۔ بہت کم ہے یعنی صرف چار روپے (للعہ) علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ جو کہ پوشیدہ رکھے جائیں گے۔ پتہ

سید خواجہ علی احمدی قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۲۹ر جنوری۔ کلکتہ کی پولیس ایک حیرت انگیز جعلسازی کے متعلق تفتیش کر رہی ہے۔ اس جعلسازی میں ایک رئیس کے ستر ہزار پونڈ کے قیمتی جواہرات غائب کئے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک رئیس صاحب کو کچھ زیادہ روپیہ کی ضرورت تھی۔ اس نے کلکتہ کے ایک شخص مسمی۔ اے۔ جے۔ جونز سے معاملہ طے کیا۔ جونز نے پانچ پانچ لاکھ روپے کے دو چک جواہرات کے بالعوض دیدیئے۔ جب جونز والے چک منسوخ کر دیئے گئے۔ تو رئیس مشکوک ہوگیا۔ اور اپنے کارداروں کو ہدایت کردی۔ کہ وہ جواہرات کے صندوقچہ کے ساتھ رہیں۔ لیکن جب پولیس کے سامنے صندوقچہ کھولا گیا۔ تو خالی تھا۔ اور جواہرات غائب تھے۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ رئیس ایک لاکھ روپیہ اس شخص کو انعام دینے پر آمادہ ہیں۔ جو جواہرات برآمد کرادے۔ اور صحیح اطلاعات بہم پہنچائے +

لاہور ۲۹ر جنوری۔ حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے "پرتاب" اور "ملاپ" کے اڈیٹروں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ ایسے مضامین لکھنے سے باز نہ آئے۔ جن سے فرقہ وارانہ منافرت میں ترقی ہوتی ہے۔ تو ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا۔ ان اڈیٹروں کو اس وجہ سے تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ انہوں نے حال ہی میں ایسے مضامین شائع کئے تھے۔ جن سے فرقہ وارانہ جذبات مشتعل ہوسکتے تھے +

کراچی ۲۹ر جنوری۔ آج جہاز خسرو روانہ ہوگیا۔ ۱۲۵۶ حاجی اس جہاز میں جدہ روانہ ہوئے ہیں۔ ان حاجیوں میں ۴۲۸ بمبئی کے ہیں۔ اور باقی کراچی کے ہیں۔ اس سال یہ پہلا جہاز ہے۔ جو حاجیوں کو لے کر گیا ہے۔ کراچی میں اب بھی دو سو حاجی جہاز کے انتظار میں پڑے ہوئے ہیں +

معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض ہندوستانی ریاستوں نے لارڈ ارون کی خدمت میں چین بھیجنے کے لئے اپنی فوجیں پیش کی ہیں +

لاہور ۲۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج صبح عبد الرشید لاہور پہونچ گیا۔ اور لاہور چھاؤنی اسٹیشن پر اتار دیا گیا چھاؤنی پولیس کے سپاہی جو عبد الرشید کو لے کر دہلی سے لینے آئے تھے۔ اسے موٹر میں بٹھا کر شفاخانہ امراض دماغی کی طرف لے گئے +

مدراس ۲۸ر جنوری۔ خواتین مدراس کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں تجویز منظور ہوئی۔ کہ لڑکیوں کی شادی کی عمر ۱۶ اور ۱۸ سال قرار دی جائے۔ جمعیتہ مقننہ کے ارکان سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ ڈاکٹر گور کے مسودہ قانون متعلق شادی کی تائید متفقہ طور پر کریں +

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے سالانہ سیشن اور موتمر اسلامی کی شاخ ہندوستان کے جلسے آئندہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر فروری کو بمقام لکھنؤ منعقد ہونے والے ہیں +

بالاسور ۲۵ر جنوری۔ ضلع کے بعض حصوں میں بلائے قحط نازل ہوگئی ہے۔ چاندولی، دھام نگر، بھوگ رائے۔ بلیاپالی۔ ماسند پور وغیرہ مقامات سے نہایت تشویشناک اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ لوگ گھاس اور درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہوگئے +

گورداسپور۔ سرکاری خزانہ میں کرنسی کی پڑتال سے ۵۴ ہزار کا غبن پایا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر خود پڑتال کر رہے ہیں۔ خزانچیوں کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ (پرتاب)

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ اس سال بہ تقریب سالگرہ جلالۃ الملک جارج نے جن لوگوں کو مستحق انعام سمجھا ہے۔ ان میں جلالۃ الملک فیصل ملک العراق بھی ہیں۔ چنانچہ ان کو صلیب اکبر کا نشان عطا پیش کیا گیا +

وارسا ۲۷ر جنوری۔ ملک سائبیریا کی بعض قلعہ نشین فوجیں کالغان کی طرف حرکت کر رہی ہیں۔ جو پیکن سے صرف ۱۱۰ میل ہے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس وقت ۵۰ ہزار روسی فوجیں سرحد منچوریا پر مجتمع ہیں۔ اور حکومتہائے کینٹن و ماسکو میں لگاتار خط و کتابت ہوتی رہتی ہے +

لنڈن ۲۵ر جنوری۔ فرانس سے کوئی فوج چین کو روانہ نہیں ہوگی۔ سرکاری حلقوں میں یہ چرچا ہو رہا ہے۔ کہ برطانیہ نے کافی سے زیادہ فوج روانہ کی ہے۔ مگر اس پر بھی یہ امر یقینی ہے۔ کہ اگر شنگھائی پر حملہ ہوا۔ تو کوئی قوت انقلاب پسندوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ حکومت فرانس کا خیال ہے۔ کہ سوویٹ اثرات کی وسعت حد درجہ خطرناک ہے +

لنڈن ۲۷ر جولائی۔ لنڈن اور سوتھمپٹن کی ۴۸ ہزار فوجوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ شنگھائی پہنچیں +

یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں میں مقیم سفرا انقرہ اکر ارکین حکومت سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ترکی سفیر متعینہ لنڈن اور روما تو انقرہ آکر واپس جاچکے ہیں۔ اور اب خیال ہے کہ پیرس اور برلن سے بھی ترکی سفیر واپس آئینگے۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ سیاسی حالات کے اقتضاء کی بناء پر سفراء کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ بھی کیا جائے +

محمد حسن صاحب سابق ولی عہد ایران بیروت پہنچ گئے ہیں۔ اور آئندہ وہیں مقیم رہیں گے +

رگبی ۲۹ر جنوری۔ جزائر برطانیہ کے اکثر حصوں میں کل اور گذشتہ شب میں شدید ٹھنڈی تیز ہوا چلتی رہی۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ اسکاٹ لینڈ میں ہوا کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ تھی۔ گلاسگو میں

منشی عبدالرحمٰن کتری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ... دفتر اخبار الفضل ...